اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ

معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃُ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: **الملفوظ**

پیش کش: مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: **مکتبۃُ المدینہ** فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولٰینا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۲۴ ص ۳۷۹) **یعنی** اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

ارشاد : جائز ہے۔

کیا کسی کو بُرا نہیں کہنا چاہئے؟

﴿ایک علمی مذاکرہ﴾

مؤلف : ''تحفہ حنفیہ'' کی جلد پیشِ نظر تھی، اس میں یہ **مکالمہ** ملا۔ خیال ہوا کہ اسے بھی **ملفوظات** میں شامل کرلیا جائے کہ نہایت مفید اور ناظرین کی دلچسپی کا باعث ہے۔ ۲۵ جمادی الاولیٰ روز پنجشنبہ ۱۳۱۶ھ کو وقتِ چاشت جناب مولوی سیّد محمد شاہ صاحب صدرِ دُوم ندوہ ابنِ مولوی سید حسن شاہ محدِّث رامپوری مع گرامی جناب سیّد نوشہ میاں صاحب و جناب مولوی سید محمد نبی صاحب مختار و جناب تصدق علی صاحب وکیل۔ صاحبِ حجتِ قاہرہ (یعنی مضبوط دلیلوں والے)، مجددِ مِائۃِ حاضرہ (یعنی موجودہ صدی کے مجدد) حامیِ اہلسنت اعلیٰ حضرت قبلہ دامت برکاتہم کے یہاں آئے اور دیر تک ایک نفیس جلسہ دلکشا مذاکرہ علمی کا رہا۔ میاں صاحب سے مراد جناب صدرِ دُوم ندوہ ہیں۔ جو اَلفاظ دو خط ہلالی کے اندر (یعنی ﴿ ﴾ میں) ہوں وہ فقیر محررِ سُطُور (یعنی مُو دمفتی اعظم ھند رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ) کے ہیں۔

میاں صاحب : ﴿بعد سلام و مصافحہ و باہمی گفتگوئے مزاج پرسی﴾ میں حسن شاہ محدِّث کا بیٹا ہوں۔

ارشاد : جناب میں اُن کے فضائل سے واقف ہوں اور آپ سے بھی ایک بار نیاز حاصل ہوا تھا۔

میاں صاحب : میں بالقصد (یعنی ارادتاً) ایک بات آپ سے گذارش کرنے کو آیا ہوں اگرچہ آپ کی طبیعت علیل (یعنی خراب ہے ﴿مسہلات (یعنی پیچش) ہو رہے ہیں﴾ آپ کو تکلیف ضرور ہوگی مگر بات ضروری ہے اور اِس میں آپ کی رائے دریافت کرنی ہے۔

ارشاد : میں حاضر ہوں جو فہمِ قاصر (یعنی ناقص فہم) میں آئے اسے گذارش بھی کروں گا، اگرچہ ''رَأیُ الْعَلِیْلِ عَلِیْلٌ'' (یعنی بیمار کی رائے بھی بیمار ہوتی ہے۔ ت)

میاں صاحب : میری رائے یہ ہے کہ **کسی کو برا کہنا نہ چاہئے** اس لئے کہ صائبؔ نے کہا ہے۔

دھنِ خویش بَدُشنام میالا صائبؔ کیں زر قلب بھر کس کہ دھی باز دھد

(ترجمہ: اے صائب گالی گلوچ سے اپنا منہ آلودہ نہ کر کیونکہ جسے تو برا کہے گا اس کے دل سے بھی وہی صدا نکلے گی۔ ت)